

## خیالات کی تاثیر

حکیم الامت علامہ ہندی مولانا سید احمد نقوی مجتہد طاب ثراہ

دنیا کا بڑھاؤ گھٹاؤ اور ہر تمدن کا نشوونما، ارتقاء کا جزو و قوت متخیلہ کے صحیح اور غلط استعمال پر منحصر ہے سلطنتوں کے بناؤ اور بگاڑ قوموں کی ترقی و تنزل سب کا دار و مدار صرف خیالات کی رو پر منحصر ہے۔ وہ قوم جو صحیح تخیل کی بنیاد پر قائم ہو اور اس کے اعمال تمام تر اس کے خیال کی سچائی کے ماتحت اور مطابق ہو اور دوسروں کی دخل اندازی کے بغیر اپنے انتظامات آسانی اور عمدگی سے کر سکے حقیقی معنوں میں آزاد و خود مختار ہے۔ وہ کسی سیاسی قوت کی رہین منت نہیں ہے۔ اور جو قوم اپنے خیال کی صحت پر یقین نہ رکھتی ہو اور صحیح خیال نہ ہو وہ مجبور ہے کہ دوسروں کی غلامی کرے۔ لہذا ہر قوم جس وقت چاہے آزاد ہو سکتی ہے۔ ہم میں سے کتنے تھوڑے آدمی ہیں جو اپنے کو آزاد کر سکتے ہیں اور اپنے خیالات کی مضبوطی سے فائدہ اٹھا کر دوسروں سے بے نیاز ہو سکتے ہیں۔ ہر انقلاب کی بنیاد ہمیشہ خیالات کی یک سوئی اور یک جہتی اور مضبوط خیال کی بنیادوں پر قائم ہوتی ہے تاریخ انقلابات امم اس پر شاہد ہے اور وہی انقلابات غیر مؤثر ہوتے ہیں جن کے افراد میں خیالات کی یک سوئی و یک جہتی نہ ہو۔

انسان جو کچھ سوچتا ہے وہی ہوتا ہے۔ قتل و غارت گری کا ہر وقت سوچتا ایک وقت میں قاتل بنا دیتا

کون شخص خیالات کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں صبح و شام خیالات کے پر زور اثر مشاہدہ ہوتے رہتے ہیں سابق سفسطائیہ اور موجودہ زمانے کا ”برکے“ اس کی تاثیر سے متاثر ہو کر ہر شے کو خیال ہی سمجھنے لگا حتیٰ کہ موجودات عالم و مادیات تک کے وجود سے انکار کر دیا اور وجود ذہنی کے پجاری ہو گئے۔

کائنات کی تمام قوتیں آزادی خیال سے پست تر اور مقید تر نظر آتی ہیں اور فی الحقیقت آزادی خیال کی کوئی انتہا یا روک ٹوک نہیں ہے اس لئے ماننا پڑے گا کہ خیال کی ہمہ گیری اور محیط کل ہونا اس کی شرافت و بزرگی کی کافی دلیل ہے اور ایک طرح کی تخلیق قوت پا کر اس کو علل موجودات کی صنف میں شامل کر لینا ناگزیر ہے۔ واہمہ کہ خلاقی اس کا بین ثبوت ہے اور کیوں کر ایسا نہ ہو جب کہ ہر ارادہ خیال کے ماتحت ہوتا ہے اور ارادہ ہی تخلیق کا ہمیشہ ذریعہ ہوا کرتا ہے اس لئے ناگزیر یہ ہے کہ ہم خیال کو مظہر صفات الہیہ قرار دے کر ”اذا اراد شئاً ان یقول لہ کن فیکون“ کی صحیح تفسیر قرار دیں۔ خدا کا خیال اور اس کی قوت و قدرت تخلیق عالم کے لئے کیوں نہ کافی ہو جب کہ ادنیٰ ادنیٰ انسانوں کے خیالات میں اتنا زور تخلیق ہو کہ فوری متخیلہ کی تصویر پیش کر دے۔

گلے کٹوا دیں گے لیکن ارادہ شہادت میں کمزوری نہ آنے دیں گے۔ امام حسینؑ نے یزیدی بیعت سے انکار فرما دیا اور جان دے دی لیکن کوئی تاریخ بتا دے کب اہل بیتؑ میں سے کسی عورت کسی بچہ کسی بوڑھے، کسی جوان نے بھی یہ مشورہ دیا کہ آپ بیعت کر لیں اور جان بچاویں حاشا حاشا بجز اس کے کہ کربلا کے ساتھیوں نے مل کر بیعت یزید نہ کرنے کی ہر ہر فعل سے تائید کی اور شہادت و اسیری اور جفاکاری کا خوشی خوشی خیر مقدم ہی کیا۔ اور حسینی مستقل و غیر متزلزل خیال نے سیاست بنی امیہ کو فاش شکست دی۔

اور حسینی ارادے کے استقلال و قوت نے قیدیوں اور سالہا سال کے اسیروں میں یہ قوت ارادی پیدا کر دی کہ بغیر تخت و تاج الٹے بنی امیہ کا دم نہ لیں گے۔ قیدوں سے چھوٹے اور اپنے مضبوط ارادوں کو لے کر بڑھے اور یزید کی قہار و سرمایہ دار سلطنت کو الٹ کر دم لیا یہ سب کیا تھا پختہ خیالی مضبوط ارادہ، ان کے پاس نہ دولت تھی نہ حشمت تھی، نہ فوج تھی، نہ شان و شوکت تھی۔ جب خیال ایسا مضبوط ہو جو کسی سے مرعوب نہ ہو کسی قسم کی تھکاوٹ اور مایوسی غالب نہ آئے تو بیشک آزادی، خود مختاری، استقلال، قدم چومنے کو تیار ہے ”لا تقنطوا من رحمۃ اللہ“ کی قرآنی تعلیم اور رحمت الہی سے مایوسی کا حرام اور گناہ عظیم ہونا اسلام میں اس کی یہی فلاسفی ہے کہ مسلمانوں کے ارادوں اور ان کے صحیح خیالوں کو غیر متزلزل بنایا جاوے تھکاوٹ اور مایوسی کو طبیعتوں سے یک قلم دور کر دیا جائے۔

☆☆☆

ہے۔ زنا کاری کا خیال لگا رہنا زنا کار بنا دیتا ہے۔ چوری کا خیال رکھنا چور بنا دیتا ہے۔ اسی طرح سے صداقت و ایمان داری اپنانا، فداکاری، شجاعت و بہادری کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ مذکورہ صفات پیدا کر دیتا ہے۔ اور جس کے خیالات کا مرکز ذات خداوندی ہو جائے وہ اللہ والا ہی ہو جاتا ہے۔ خیالات کی اس سلطنت میں سیاسی طاقت کو کوئی دخل نہیں ہے۔ اور مضبوط سے مضبوط قہار و جبار سلطنتیں خیالات کی سلطنت کے سامنے اپنی شکست کا اقرار کر لیتی ہیں۔ جس کی کھلی نظیر حسینی سپاہ اور بنی امیہ ہیں۔ رسولؐ اور علیؑ و بتول (سلام اللہ علیہم اجمعین) کی صداقت و عصمت و طہارت پر ایمان رکھنے والے اور خدائی وحی و الہام کے پرستار گودیوں میں رسولؐ خدا اور علیؑ مرتضیٰ و بتول عذراء کی گود میں کھیل کر پروان چڑھنے والے حسین علیہ السلام کو لوریوں میں شہادت کی خبریں پہنچائی جا رہی ہیں واقعہ شہادت تفصیل و اجمال سے بار بار کانوں میں ڈالا جا رہا ہے بنی ہاشم کا بچہ اور صحبت کے بیٹھے والے بار بار سن رہے ہیں۔ کہ حسین علیہ السلام کربلا کے چٹیل میدان میں بھوکے پیاسے ذبح ہوں اور ضرور ذبح ہوں گے۔ اب بتاؤ ان مقتولان راہ خدا کا کس قدر بابت قتل راسخ اعتقاد اور مضبوط و غیر متبدل خیال ہوگا جس کو سفر عراق سے روکنے والوں کی جدوجہد کیا کام دے سکتی ہے۔ اور یزیدی فوجوں کی بے باک انسان سوز سفاکی کب ڈرا سکتی ہے تیر و تبر، نیزہ و شمشیر اور تمام فوجی مظاہرے چند مظلوموں کے خیالات کو کب پلٹا سکتے تھے امام حسینؑ کا زین و بچہ ہم خیال وہم ارادہ تھا سو کھے